قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 13 جولائی 2021ء | 02 ذوالحج 1442ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:165

فرمانِ رسول ﷺ

اَلنَّبِیُّوْنَ مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفاً

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔

(کنزالعمال حدیث نمبر:32276)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

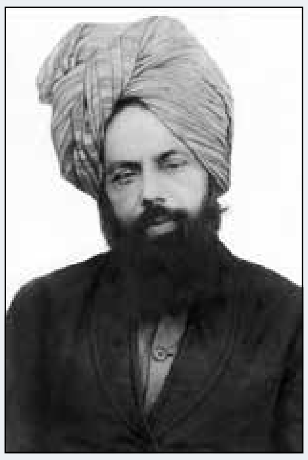

سکھ ازم کے بانی حضرت باوا نانک صاحب

ہندوؤں میں سے ایک شخص یعنی باوا نانک صاحب بے تعصب انسان پیدا ہوئے ہیں۔ چونکہ وہ شخص دل کا پاک تھا اس لئے خدا نے اس کو دکھا دیا کہ اسلام سچا ہے۔ اس کے شعروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسلام پر فدا شدہ ہے۔ مَیں نے ڈیرہ نانک میں خود جا کر باوا صاحب کے چولہ صاحب کو دیکھا ہے۔ انہوں نے اس چولہ میں قرآن شریف کی آیتیں لکھی ہیں اور جابجا صاف اقرار کیا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اور ہر ایک موقعہ پر لکھا ہے کہ بجز اسلام کے کوئی مذہب قبول کرنے کے لائق نہیں۔ اور مَیں نے ملتان میں وہ مسجد دیکھی ہے جہاں باوا صاحب نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور ان کے ہاتھ سے یہ لفظ ملتان کی خانقاہ پر مَیں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ یا اللہ اس میں کچھ شک نہیں کہ باوا صاحب پاک دل تھے اور انہوں نے اسلام کی سچائی کے بارے میں بار بار گواہی دی۔ سو کروڑہا ہندوؤں میں سے ایک یہی شخص پیدا ہوا جس کو خدا نے آنکھ کا نور بخشا اور دل کو صاف کیا اور اپنی محبت عطا کی۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 216)

باوا نانک صاحب مسلمانوں کے گھر میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ وہ آریہ قوم میں سے تھے مگر خدا کا الہام ان کو اسلام کی طرف کھینچ لایا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ انہوں نے یہ مذہب اسلام اختیار کر کے بعض ہندوؤں سے بڑے دکھ اٹھائے مگر اپنی ثابت قدمی سے ہر ایک دکھ پر صبر کیا۔ انہوں نے بصیرت کی راہ سے اسلام کو قبول کیا نہ صرف تقلید کے طور پر .... خدا نے باوا نانک صاحب کو آسمانی نور عطا کیا تھا۔ اسی نور سے انہوں نے دیکھ لیا کہ اسلام سچا ہے۔ تب بصیرت کی راہ سے نہ تقلید کے طور پر ہر ایک کو انہوں نے اسلام کی طرف بلانا شروع کیا اور کئی اسلامی بزرگوں کی خانقاہوں پر مجاہدات کئے اور تکالیف سفر اٹھا کر پیادہ پا مکہ معظمہ کا حج بھی کیا اور مدینہ منورہ میں پہنچ کر روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کی۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 355)

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ بِالۡحَقِّ بَشِیۡرًا وَّنَذِیۡرًا ؕ وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡهَا نَذِیۡرٌ ﴿۲۵﴾

(فاطر:25)

ترجمہ: ہم نے تجھے ایک قائم رہنے والی صداقت کے ساتھ ایک خوش خبری دینے والا اور ہوشیار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی قوم ایسی نہیں جس میں (خدا کی طرف سے) کوئی ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

گزشتہ دنوں اسی طرح کسی فتنہ پرداز نے فیس بک (facebook) پر ایک طرف حضرت باوا نانک صاحبؒ کی تصویر بنا کر ڈالی اور ساتھ ہی دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر اور پھر نہایت گندی اور غلیظ سوچ کا اظہار کرتے ہوئے حضرت باوا نانک صاحبؒ کے متعلق انتہائی غلط اور گندے الفاظ استعمال کئے اور تصویر کے اوپر لکھے اور ساتھ اُس پر کاٹا بھی مارا ہوا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تعریفی کلمات لکھ کر پھر مقابلہ بھی کیا کہ یہ اصل ہے اور فلاں ہے اور فلاں ہے۔ اس فعل سے یقیناً اُس کا مقصد اور نیت بدتھی اور فتنہ اور فساد پیدا کرنا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف اور مقام بتانا اُس کا مقصود نہیں تھا، بلکہ سکھ حضرات کے جذبات بھڑکانا تھا۔ اور پھر اس سے بھی بڑا ظلم وہاں کی ایک اخبار نے کیا کہ اس طرح اُس نے شائع بھی کر دیا جس پر قادیان اور اردگرد کے علاقوں میں بڑا اشتعال پیدا ہوا۔ بہرحال یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ اُن کے لیڈروں نے عقل اور انصاف سے کام لیتے ہوئے اُن لوگوں کے جذبات کو ٹھنڈا کیا کہ احمدی ایسی حرکت نہیں کر سکتے۔ یہ کسی شرارتی اور بدفطرت عنصر نے یقیناً ہمیں لڑانے کے لئے ایسا کیا ہے۔ مجھے بھی قادیان سے بعض سکھ خاندانوں کے سربراہوں کے خطوط آئے ہیں کہ ہمیں یقین ہے کہ کسی نے شرارت کی ہے اور جماعت احمدیہ کی طرف یہ منسوب کی گئی ہے۔ یعنی اظہار ایسا لگتا ہے جس طرح کسی احمدی نے لکھا ہے اور جماعت نے یہ اعلان شائع کروایا ہے لیکن جماعت کبھی ایسی بیہودہ حرکت نہیں کر سکتی۔ بہرحال اُن لوگوں نے بھی، اُن کی مختلف

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

- چھوڑ کر چل دئے میدان کو دوماتوں سے (منظوم)
- کتاب تعلیم کی تیاری
- ظفراللہ خان کاش سب لوگ تمہاری طرح ہوں
- کارکنان گھانا میں ایم ٹی اے کے لئے رہائشی منصوبے کا سنگِ بنیاد

دربارِ خلافت

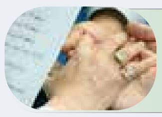

اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجدیں بنانا اور اس کی حقیقی شکر گزاری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اُس کی نعمتوں کو اُس کا شکر ادا کرتے ہوئے بیان کرو تا کہ اس شکر گزاری کے نتیجے میں جو ایک مومن کے دل سے اللہ تعالیٰ کے لئے پیدا ہو رہی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ مزید فضلوں اور انعاموں کا وارث بنائے۔ ایک شکر گزاری تو ہماری یہاں نمازیں پڑھ کر اس مسجد کو آباد کر کے ہو گی۔ اور ایک شکر گزاری افتتاح کے اعلان سے یا اس ظاہری اظہار کے ذریعہ سے بھی ہے جو مہمانوں کے لئے reception یا اُن کا آنا ہے۔ لیکن حقیقی شکر گزاری مسجد کی آبادی کا حق ادا کرنے سے ہی ہے۔ پس یہ اہم بات ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اس ادائیگی حق کو بدلے کے بغیر نہیں چھوڑتا۔ بدلہ بھی اتنا زیادہ ہے کہ اس دنیا میں انسان اُس کا تصور اور احاطہ بھی نہیں کر سکتا۔ ایک حدیث میں ایسے لوگوں کا ذکر اس طرح آیا ہے، جو مسجد کو آباد رکھنے کے لئے، مسجد کا حق ادا کرنے کے لئے اُس میں جاتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسجد کو صبح شام جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں اپنی مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الاذان باب فضل من غدا الی المسجد ومن راح حدیث نمبر 662)

پس اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد میں آنے والوں کے لئے جنت میں مہمان نوازی کے سامان تیار ہو رہے ہیں۔ روزانہ پانچ مرتبہ یہ مہمان نوازی کے سامان تیار ہو رہے ہیں۔ اور پھر جو چالیس، پچاس، ساٹھ سال زندہ رہتا ہے یا اس سے بھی زیادہ لمبی عمر زندہ رہتا ہے اور نمازیں ادا کرتا ہے تو اُس مہمان کے لئے اللہ تعالیٰ نے کس قدر سامان تیار کئے ہوں گے، یہ تو ایک انسان کے تصور سے بھی باہر ہے۔ دنیا میں ہمارا کوئی پیارا مہمان آئے تو ہم مہمان کے آنے کا پتہ چلتے ہی انتظامات شروع کر دیتے ہیں اور اس مہمان سے جتنا جتنا پیار اور تعلق ہو اُس کے مطابق اپنی مہمان نوازی کی انتہا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے پاس تو وسائل بھی محدود ہوتے ہیں لیکن خدا جس کے وسائل کی بھی کوئی حد نہیں، جس کی رحمت کی بھی کوئی حد نہیں، جس کی مہمان نوازی کی بھی کوئی حد نہیں ہے وہ کس طرح اپنے عابد بندے کے لئے مہمان نوازی کے سامان کرتا ہو گا۔ یہ چیز انسانی سوچ سے بھی بالا ہے۔ پس ہمیں ایسی مہمان نوازی کے مواقع تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مجھے امید ہے کہ یہاں رہنے والا ہر احمدی اس مسجد کا ان شاء اللہ اس سوچ کے ساتھ حق ادا کرنے والا ہو گا کہ حق کی یہ ادائیگی جہاں اللہ تعالیٰ سے اس کے تعلق کو مضبوط کرنے والی اور اُس کا پیارا بنانے والی ہو وہاں اپنوں اور غیروں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلانے والی ہو۔ گویا ایک مومن اگلے جہان کی جنت کے لئے اور اُس کی مہمان نوازی کے حصول کے لئے اس دنیا کو بھی جنت بنانے کی کوشش کرتا ہے یا کر رہا ہوتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا، اس کے لئے ظاہری شکر گزاری بھی ہونی چاہئے۔ یہ ظاہری شکر گزاری اُس حسین معاشرے کے قیام کے لئے بھی ایک کوشش ہے جو اس دنیا کو بھی جنت نظیر بنانے والا ہو۔

گزشتہ دو دنوں میں ریڈیو، ٹی وی اور اخباری نمائندوں نے مختلف وقتوں میں میرے انٹرویو لئے ہیں۔ اُس میں ہر ایک متفرق سوالوں کے علاوہ اس بات میں بھی دلچسپی رکھتا تھا کہ مسجد کا مقصد کیا ہو گا اور اس میں بقیہ صفحہ 6 پر

چھوڑ کر چل دئے میدان کو دوماتوں سے

(کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

چھوڑ کر چل دئے میدان کو دوماتوں سے
مرد بھی چھوڑتے ہیں دل کبھی ان باتوں سے
میں دل و جاں بخوشی ان کی نذر کر دیتا
ماننے والے اگر ہوتے وہ سوغاتوں سے
دن ہی چڑھتا نہیں قسمت کا مری اے افسوس
منتظر ہوں تری آمد کا کئی راتوں سے
رنگ آجاتا ہے الفت کا نگاہوں میں تری
ورنہ کیا کام ترے رندوں کا برساتوں سے
میرا مقدور کہاں شکوہ کروں ان کے حضور
مجھ کوفرصت ہی کہاں ان کی مناجاتوں سے
کامیابی کی تمنا ہے تو کر کوہ کنی
یہ پری شیشے میں اتری ہے کہیں باتوں سے
بار مل جاتا ہے مجلس میں کسی کی دوپہر
دن ہوئے جاتے ہیں روشن مرے اب راتوں سے
ناز سے غمزہ سے عشوہ سے فسوں سازی سے
لے گئے دل کو اڑا کر مرے کن گھاتوں سے
کبھی گریہ کبھی آہ و فغاں ہے اے دل
تنگ آیا ہوں بہت میں تری باتوں سے
تو مری جاں کی غذا ہے مرے دل کی راحت
پیٹ بھرتا ہی نہیں تیری ملاقاتوں سے

(کلام محمود صفحہ 200)

آج کی دعا

یَامَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَّا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَيَاعَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوىٰ يَا مُنْتَهىٰ كُلِّ شَكْوىٰ يَاكَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَاسَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا يَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ أَنْ لَّا تَشْوِىَ خَلْقِى بِالنَّارِ

(مستدرک حاکم کتاب الدعاء جلد 1 صفحہ:545)

ترجمہ: اے وہ جو اچھائی کو ظاہر اور برائی کی پردہ پوشی ہے۔ اور وہ جو گناہ پر نہیں پکڑتا اور پردہ فاش نہیں کرتا اے عظیم عفو کرنے والے۔ اے بہترین درگزر کرنے والے، اے وسیع مغفرت والے۔ اے رحمت کرنے کیلئے دونوں ہاتھ کھلے رکھنے والے۔ اے ہر بھید کے جاننے والے، اے تمام شکایتوں کی آخری بارگاہ۔ اے چشم پوشی کرنے والے مہربان، اے سب سے بڑی امیدگاہ۔ اے کسی کے حقدار ہونے سے پہلے نعمتیں دینے والے اے ہمارے رب، اے ہمارے سردار، اے ہمارے آقا، اے ہماری رغبت کی انتہا، اے اللہ میں سوال کرتا ہوں کہ تو میرے وجود کو آگ سے نہ جھلسانا۔

یہ سید و مولیٰ، آقائے دوجہاں پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی رحم ومغفرت کی پیاری دعا ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ یہ دعا آسمان سے لے کر نازل ہوئے اور بہت خوش تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ ﷺ کی طرف ایک تحفہ دے کر بھیجا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ دعائیہ کلمات (مندرجہ بالا دعا) جو عرش کے خزانے ہیں آپ کو عطا فرمائے ہیں۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

اداریہ

کتاب، تعلیم کی تیاری

قسط 2

گزشتہ قسط نمبر 1 میں کتاب کی تیاری کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درج ذیل تین امور پر لکھنے کی خواہش کا اظہار فرمایا ہے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں۔

2۔نفس کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔

3۔ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں۔

ان عناوین کے تحت ادارہ الفضل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکٹھے کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں دوسری قسط پیش ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے فرائض

• حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سچی توبہ کرو۔ بھلا دیکھو توسہی اگر بازار سے کوئی دوا مثل شربت بنفشہ کے تم لاؤ اور اصل دوا تم کو نہ ملے بلکہ سڑا ہوا پرانا شیرا تم کو دیا جاوے توکیا وہ بنفشہ کے شربت کا کام دیگا؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح سڑے ہوئے الفاظ جو زبان تک ہوں اور دل قبول نہ کرے وہ خدا تک نہیں پہنچتے۔ بیعت کرانے والے کو تو ثواب ہو جاتا ہے مگر کرنیوالے کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

بیعت کے معنے ہیں بیچ دینا۔ جیسے ایک چیز بیچ دی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سوکرے۔ تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچ دیتے ہو توکیا اسے کہہ سکتے ہو کہ اسے اس طرح نہ استعمال کرنا؟ ہرگز نہیں۔ اس کا اختیار ہے جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح جس سے تم بیعت کرتے ہو۔ اگر اس کے احکام پر ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اسی طرح بیعت اگر پورے معنوں میں نہ ہو تو وہ بیعت نہ ہوگی۔ خدا تعالیٰ کسی کے دھوکہ میں نہیں آسکتا۔ اس کے ہاں نمبر اور درجے مقرر ہیں۔ اس نمبر اور درجہ تک توبہ ہوگی تو وہ قبول کرے گا جہاں تک طاقت ہے وہاں تک کوشش کرو پورے صالح بنو۔ عورتوں کو نصیحت کرو۔ نماز روزہ کی تاکید کرو۔ سوائے آٹھ سات دن کے جو عورتوں کے ہوتے ہیں اور جس میں نماز معاف ہے تمام نمازیں پوری پڑھیں اور روزے معاف نہیں ہیں ان کو پھر ادا کریں۔ انہی کمیوں کی وجہ سے کہا کہ عورتوں کا دین ناقص ہے۔ اپنے ہمسایہ اور محلہ والوں کو بھی نیکی کی تاکید کرو۔ غافل نہ ہو۔ اگر علم نہ ہو تو واقف سے پوچھو کہ خدا کیا چاہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 6-7 ایڈیشن 2016ء)

• ان مختلف امراض اور عوارض کے ذکر پر جو انسان کو لاحق ہوتے ہیں فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ چند ایک بیماریاں ہی انسان کو لاحق کر دیتا مگر دیکھتے ہیں کہ بہت سی امراض ہیں جن میں وہ مبتلا ہوتا ہے۔ اس قدر کثرت میں خدا تعالیٰ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے تا کہ ہر طرف سے انسان اپنے آپ کو عوارضات اور امراض میں گھرا ہوا پا کر اللہ تعالیٰ سے ترساں و لرزاں رہے اور اسے اپنی بے ثباتی کا ہر دم یقین رہے مغرور نہ ہو اور غافل ہو کر موت کو نہ بھول جاوے اور خدا سے بے پرواہ نہ ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 19 ایڈیشن 2016ء)

• فرمایا:

"خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے۔ وہ اُسے خائب و خاسر کرے اور ذلّت کی موت دیوے جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشیں اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا۔ وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ (الطلاق:3اور4)

اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت۔ علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرّہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ مَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ (الزلزال:8) ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لیے ہے کہ خدا سے اُن کا سچّا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے۔ معمولی کام کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ کے سچّے تعلق کی وجہ سے لوگ اُن کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 24 ایڈیشن 2016ء)

نفس کے حقوق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء سوء کے سب وشتم اور ان کی مخالفت کے پیش نظر اپنے اللہ کے حضور عربی زبان میں ایک جامع دُعا کی۔ جس میں نفس اور نفسانی برائیوں سے بچنے اور جوشوں و جذبات پر خدا تعالیٰ سے مدد مانگی گئی ہے۔ یہ دعا حضورؑ نے اپنی معرکہ آراء کتاب آئینہ کمالات اسلام میں درج فرمائی ہے۔ جس کا اردو ترجمہ یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

ایک جامع دعا

"اے اللہ! ہمیں ان کے فتنے سے محفوظ رکھ اور انکی تہمتوں سے بری کر اور ہمیں اپنی حفاظت اور بزرگی اور خیر و بھلائی کے ساتھ خاص کر لے۔ اور ہمیں اپنے علاوہ کسی اور کو نہ سونپ دینا اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک عمل کریں جن سے تو راضی ہوجائے ہم تجھ سے تیری رحمت تیرے فضل اور تیری رضا کے طلبگار ہیں۔ اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہت رحم کرنیوالا ہے۔ اے میرے رب! تو اپنے فضل سے میری قوت بن جا اور میری آنکھوں کا نور اور میرے دل کا سرور اور میری زندگی اور موت کا قبلہ تو ہوجا اور مجھے محبت کا شغف بخش اور ایسی محبت مجھے عطا کر کہ میرے بعد کوئی اور اس محبت میں آگے نہ بڑھ سکے۔ اے میرے رب! میری دعا قبول کر اور میری خواہشیں مجھے عطا کر اور مجھے صاف کر دے اور مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے اور میری خود رہنمائی کر اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق بخش اور مجھے پاک کر اور مجھے روشن کر دے اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنالے اور تو سارے کا سارا میرا ہو جا۔ اے میرے رب! میرے پاس ہر دروازے سے آ اور ہر پردے سے مجھے خلاصی دے دے اور ہر محبت کی شراب مجھے پلادے اور نفسانی جوشوں اور جذبات کے وقت خود میری مدد فرما اور جدائی کی ہلاکتوں اور اندھیروں سے میری حفاظت فرما اور آنکھ جھپکنے کے برابر لمحے کیلئے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور مجھے نفسانی برائیوں سے بچانا اور میری رفعت سبھی تیری طرف ہو اور میرا نیچے اترنا بھی تیری طرف ہو اور تو میرے وجود کے ذرات میں سے ہر ذرے میں داخل ہوجا اور مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جو تیرے سمندروں میں تیرتے اور تیرے انوار کے باغات میں پھرتے ہیں اور جو تیری تقدیر کے جاری ہونے پر راضی رہتے ہیں اور میرے دشمنوں کے مابین دوری پیدا کر دے---- اے میرے رب! اپنے فضل اور اپنے چہرے کے نور کے ساتھ تو مجھے اپنا حسن دکھا اور اپنا مصفّٰی پانی مجھے پلا اور ہر قسم کے پردوں اور غبار سے مجھے باہر نکال دے اور مجھے ان لوگوں میں سے نہ بنا جو تاریکی اور پردوں میں اوندھے ہوگئے اور برکات اور ہر قسم کے نور اور روشنی سے دور ہوگئے۔ اور اپنی ناقص عقل اور الٹی کوشش کے سبب سے نعمتوں کے گھر سے ہلاکت کے گھر کی طرف لوٹ گئے اور مجھے اپنی ذات کی خالص اطاعت عطا کر اور اپنے حضور میں دائمی سجدوں کی توفیق بخش اور ایسی ہمت دے جس پر تیری عنایت کی نظریں اتریں اور مجھے وہ شے عطا کر جو تو اپنے مقبول بندوں میں سے کسی خاص فرد کے سوا کسی کو عطا نہیں کرتا اور مجھ پر ایسی رحمت نازل کر کہ جو تو اپنے محبوب بندوں میں سے کسی منفرد وجود کے سوا کسی پر نہیں اتارتا۔ اے میرے رب! میری ہمتوں اور میری کوشش اور میری دعا اور میرے کلام کی وجہ سے دین اسلام کو زندہ کر دے اور اس کی آب و تاب، حسن اور خوبروئی واپس لوٹا دے اور ہر دشمن اور اس کے تکبر کو توڑ کر رکھ دے۔ اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو کیسے مردے

زندہ کرتا ہے مجھے ایسے چہرے دکھا جو ایمانی صفات ساتھ رکھتے ہوں اور ایسے نفوس عطا کر جو حکمت یمانی کے حامل ہوں اور ایسی آنکھیں دکھا جو تیرے خوف سے روتی ہوں اور ایسے دل دکھا جو تیرے ذکر کرنے پر کانپ جاتے ہوں اور ایسی صاف فطرت دکھا جو حق اور راہ راست کی طرف رجوع کرنے والی ہو۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 5-6)

- پھر دُعا کرتے ہوئے اپنے اللہ سے التجا کرتے ہیں:

’’ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے تو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا‘‘

(البدر جلد 2 صفحہ 30)

- ’’ایک جانور آج کل کے موسم میں شام کے بعد مسجد مبارک کے شہ نشین احباب پر حملہ کیا کرتا ہے اس کے متعلق فرمایا کہ:

کوئی ایسی تدبیر کی جاوے کہ ایک دفعہ یہ اس جگہ پکڑا جاوے پھر ہم اسے چھوڑ ہی دینگے مگر ایک دفعہ پکڑا جانے سے اتنا تو ضرور ہوگا کہ پھر وہ کبھی آئندہ اس جگہ اس طرح حملہ کرنے کا ارادہ نہ کریگا۔

ہر جانور کا یہ قاعدہ ہے اور اس کے اندر ایک خاصیت ہے کہ جس جگہ سے اسے ایک دفعہ ٹھوکر لگتی ہے اور مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اس جگہ کا پھر وہ کبھی قصد نہیں کرتا مگر صرف انسان ہی ایک ہے جو باوجود اشرف المخلوقات ہونے کے ان پرندوں وغیرہ سے بھی گرا ہوا ہے کہ جہاں سے اسے مصائب پہنچتے ہیں اور ضرر اور نقصان اٹھاتا ہے اس کی طرف بھاگنے کا حریص ہوتا ہے ہوشیار نہیں ہوتا اور نہ ہی اس نافرمانی کو ترک کرتا ہے بلکہ جذبات نفس کا مطیع ہو کر پھر اسی کام کو کرنے لگتا ہے جس سے ایک بار ٹھوکر کھا چکا ہو۔‘‘(ملفوظات جلد 5 صفحہ 53-54 ایڈیشن 2016ء)

بنی نوع کے ہم پر حقوق

- فرمایا کہ:

’’عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی مختصر الفاظ میں بیان فرما دیا ہے۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ (البقرہ:229) کہ جیسے مردوں پر عورتوں کے حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں، بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔

چاہیے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر انہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے اچھا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 121 ایڈیشن 2016ء)

- فرمایا: ’’خدا تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت بہت کرو اور حقوق العباد کی بجا آوری پورے طور پر بجا لانی چاہیئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 124 ایڈیشن 2016ء)

- فرمایا:

’’عبادت اور احکام الٰہی کی دو شاخیں ہیں۔ تَعْظِيْمٌ لِأَمْرِ اللّٰهِ اور ہمدردی مخلوق۔ مَیں سوچتا تھا کہ قرآن شریف میں تو کثرت کے ساتھ اور بڑی وضاحت سے ان مراتب کو بیان کیا گیا ہے مگر سورۃ فاتحہ میں ان دونوں شقوں کو کس طرح بیان کیا گیا ہے مَیں سوچتا ہی تھا کہ فی الفور میرے دل میں یہ بات آئی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۗ سے ہی یہ ثابت ہوتا ہے یعنی ساری صفتیں اور تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو رب العالمین ہے یعنی ہر عالم میں، نطفہ میں، مضغہ وغیرہ میں سارے عالموں کا رب ہے۔ پھر رحمٰن ہے پھر رحیم ہے اور مالک یوم الدین ہے اب اس کے بعد اِيَّاكَ نَعْبُدُ جو کہتا ہے تو گویا اس عبادت میں وہی ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت یوم الدین کی صفات کا پرتو انسان کو اپنے اندر لینا چاہیئے کیونکہ کمال عابد انسان کا یہی ہے کہ تَخَلَّقُوْا بِأَخْلَاقِ اللّٰهِ میں رنگین ہو جاوے پس اس صورت میں یہ دونوں امر بڑی وضاحت اور صفائی سے بیان ہوئے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 129 ایڈیشن 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام ارشادات پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(ابو سعید)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

تنظیموں نے بھی حکومت سے مطالبہ کیا ہے اور جماعت نے بھی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کی تحقیق کروائی جائے اور مجرم کو سخت سزا دی جائے۔ جماعت احمدیہ کا تو ہمیشہ یہ مؤقف رہا ہے کہ کبھی کسی کے جذبات سے نہ کھیلا جائے اور مذہبی رہنما تو ایک طرف ہم تو قرآنی تعلیمات کے مطابق ’دوسروں کے بتوں کو بھی برا نہ کہو‘ کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں۔ اور پھر حضرت باوا نانک صاحبؒ کا مقام اور عزت و احترام جو جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں ہے، اس کے بارے میں کھل کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعریفی کلمات کہے ہوئے ہیں۔ اُن کے بارے میں تو کوئی حقیقی احمدی سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایسے گھٹیا اور گندے کلمات کہے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت باوا نانک صاحبؒ کے بارے میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ: ’’ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے باوا صاحبؒ کو حق اور حقیقت طلبی کی روح عطا کی جبکہ پنجاب میں روحانیت کم ہو چکی تھی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بلاشبہ اُن عارفوں میں سے تھے جو اندر ہی اندر ذات یکتا کی طرف کھینچے جاتے ہیں‘‘

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 120)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ’’ہر یک مومن متقی پر فرض ہے کہ اُن کو (یعنی حضرت باوا نانک صاحبؒ کو) عزت کی نگاہ سے دیکھے اور پاک جماعت کے رشتہ میں اُن کو داخل شامل سمجھے‘‘۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 120)

پھر فرمایا کہ: ’’ہم کو اقرار کرنا چاہئے کہ باوا صاحبؒ نے اُس سچی روشنی پھیلانے میں جس کے لئے ہم خدمت میں لگے ہوئے ہیں، وہ مدد کی ہے کہ اگر ہم اُس کا شکر نہ کریں تو بلاشبہ ناسپاس ٹھہریں گے‘‘۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 121)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کام اور حضرت باوا نانک صاحبؒ کے کام کو ایک طرح کا قرار دیا ہے۔ پس بدبخت ہے وہ جو حضرت باوا نانک صاحبؒ کے خلاف غلط الفاظ استعمال کرے۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’ہمارا انصاف ہمیں اس بات کے لئے مجبور کرتا ہے کہ ہم اقرار کریں کہ بیشک باوا نانک صاحبؒ اُن مقبول بندوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے نور کی طرف کھینچا ہے‘‘۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 115)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’مَیں سکھ صاحبوں سے اس بات میں اتفاق رکھتا ہوں کہ باواصاحبؒ درحقیقت خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے تھے‘‘۔ پھر آپ فرماتے ہیں اور اب یہ اعلان جماعت کی طرف سے شائع بھی ہوا ہے کہ: ’’باوا صاحبؒ درحقیقت خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے تھے اور اُن میں سے تھے جن پر الٰہی برکتیں نازل ہوتی ہیں اور جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے صاف کئے جاتے ہیں۔ اور مَیں اُن لوگوں کو شریر اور کمینہ طبع سمجھتا ہوں کہ ایسے بابرکت لوگوں کو توہین اور ناپاکی کے الفاظ کے ساتھ یاد کریں‘‘۔

(ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 111)

راجہ رام چندر جی مہاراج اور کرشن جی مہاراج سارے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے مقدس وجود ہیں۔ پس یہ اعلان جس نے بھی شائع کیا ہے یا جس نے تصویر بنائی، اس نے یہ سب کچھ شرارت اور فساد پھیلانے کی غرض سے کیا۔ وہاں قادیان کی انتظامیہ نے اس کی پُرزور تردید اخباروں میں شائع کروائی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے نزدیک حضرت باوا نانک صاحبؒ کا مقام بہت بلند ہے اور ہم اُنہیں بڑی عزت و احترام سے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے فساد اور شر سے قادیان کے احمدیوں کو بھی اور اُس کے ماحول کو بھی محفوظ رکھے اور دشمن اپنی شرارتوں میں ناکام و نامراد ہوں۔

(خطبہ جمعہ 12 اکتوبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مرسلہ: مجی الدین عباسی۔ برطانیہ

ظفراللہ خان!

تاریخ کے جھروکوں سے

چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو پنجاب کونسل کے انتخاب اور کامیابی کے دوران جو حالات پیش آئے آپ نے اپنی کتاب تحدیثِ نعمت میں بیان کیا ہے علاوہ ازیں اس کامیابی کے بعد آپ کی سیاسی قدو قامت میں بیش بہا اضافہ ہوتا چلا گیا اور آپ ایک عالمی سطح کے لیڈر کے طور پر تاریخ کا حصہ بن گئے۔ بقول چوہدری جہان خان صاحب ''ظفراللہ خان کاش سب لوگ تمہاری طرح ہوں'' اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پنجاب کونسل کے انتخاب میں حصہ لینے کی تیاری

1926ء کے اگست میں والد صاحب ڈسکہ میں تشریف فرما تھے کہ ان کی طبیعت پھر ناساز ہوگئی۔ اس سال بھی مجالسِ قانون ساز کے انتخابات ہونے والے تھے۔ 1923ء کے انتخابات میں چوہدری سر شہاب الدین صاحب ضلع سیالکوٹ کے حلقے سے چوہدری جہان خاں صاحب گورایہ کے مقابلے میں پنجاب کونسل کے رکن منتخب ہوئے تھے اور بعد میں کونسل کی صدارت پر فائز ہوئے تھے۔ 1926ء میں ان کی یہ خواہش تھی کہ وہ ضلع سیالکوٹ سے بھی امیدوار ہوں اور ضلع گورداسپور سے بھی۔ اور دونوں حلقوں میں کامیاب ہوجانے کی صورت میں ایک نشست خالی کر دیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے پھر امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا جس میں علاوہ دیگر امور کے یہ بھی ذکر کیا کہ ظفراللہ خاں کو کچھ نہ کچھ فائدہ مجھ سے پہنچتا رہتا ہے۔حضرت نے خاکسار کو قادیان طلب فرمایا۔ حاضرِ خدمت ہونے پر چوہدری صاحب کا عریضہ پڑھنے کے لئے دیا اور دریافت فرمایا کہ اگر چوہدری صاحب تم سے رنجیدہ خاطر ہوں تو تم کس قدر مالی فائدے سے محروم ہوجاؤ گے خاکسار نے عرض کیا کہ انڈین کیسیز کے دفتر سے جو کام بھیجا جاتا ہے اس سے چندسو روپے ماہوار کی آمد ہوجاتی ہے۔ لیکن رزق تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ چوہدری صاحب ہمیشہ خاکسار کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے رہے ہیں اس لئے خاکسار ان کا ممنون ہے اور ان کا احترام کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار ان کا کسی رنگ میں محتاج نہیں۔حضرت صاحب نے فرمایا۔ چوہدری صاحب نے 1923ء میں پختہ وعدہ کیا تھا کہ وہ آئندہ ضلع سیالکوٹ سے انتخاب کے لئے امیدوار نہیں ہوں گے۔ اس الیکشن میں ان کا ارادہ ضلع گورداسپور سے امیدوار ہونے کا بھی ہے۔ اس حلقے میں ہم ان کی ہر طرح مدد کرنے کو تیار ہیں اور ممکن ہے یہاں سے وہ بلامقابلہ ہی منتخب ہوجائیں۔ لیکن ضلع سیالکوٹ کے متعلق انہیں اپنے عہد پر قائم رہنا چاہیئے۔فرمایا کہ انہیں یہ جواب لکھنے سے پہلے میں چاہتا تھا کہ تم سے بھی دریافت کرلوں۔ لاہور واپس آنے کے بعد جب انڈین کیسز کے دفتر سے مجھے کچھ کام بھیجا گیا تو میں نے واپس کر دیا اور کہہ دیا کہ آئندہ مجھے کام نہ بھیجا کریں۔ دوسرے دن چوہدری جہان خان صاحب میرے مکان پر تشریف لائے اور دریافت فرمایا ظفراللہ خان کیا وجہ ہوئی تم نے انڈین کیسیز کے کام کے متعلق کہلا بھیجا ہے کہ آئندہ تمہیں نہ بھیجا جائے۔ میں نے عرض کیا میں آپ کے ساتھ کار میں بیٹھ جاتا ہوں آپ ڈرائیور کو ارشاد فرمائیں کہ کار نہر کے کنارے کنارے لے چلے وہاں میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ آپ کے سوال کا جواب عرض کر دوں گا لیکن اگر آپ نے کچھ فرمانا ہو تو میرا جواب سُن لینے کے بعد فرمائیں۔ مسکرا کر فرمایا بہت اچھا۔ میں نے ان کے اس خط کا

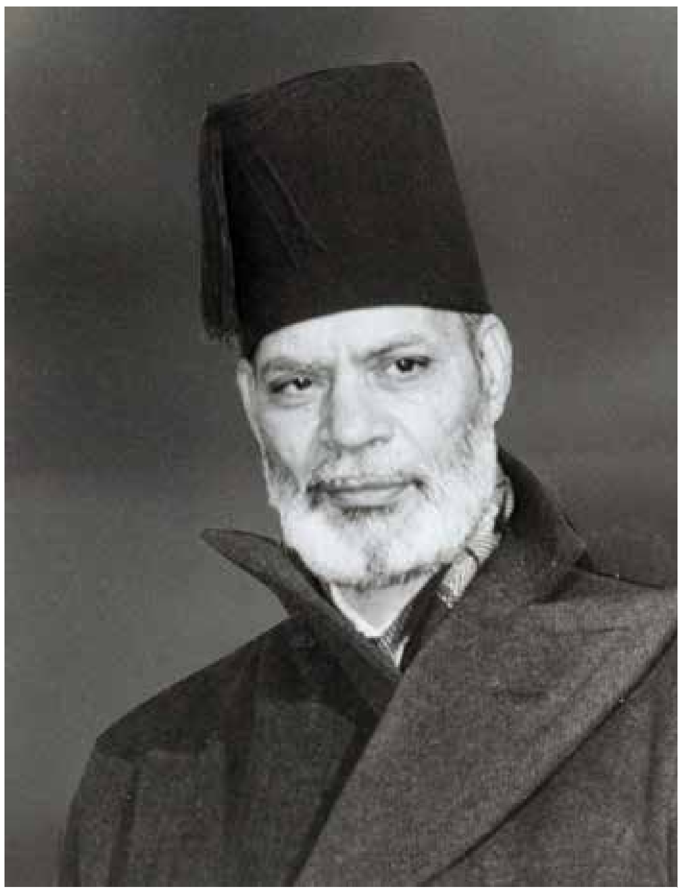

حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خانؓ

ذکر کیا جو انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں ارسال کیا تھا اور کہا کہ اس میں آپ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے فائدہ پہنچتا رہتا ہے اس بات سے مجھے کوئی رنج تو نہیں ہوا کیونکہ جو کچھ آپ نے لکھا وہ امر واقعہ ہے لیکن آپ کے اس فقرے نے میرے ذہن میں خیالات کی ایک رُو جاری کر دی۔ انسان کا اندازہ اپنی ذات کے متعلق صحیح بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی۔ میرا ندازہ اپنے متعلق یہ ہے کہ میں حتی الوسع حفظِ مراتب کا خیال رکھتا ہوں اور جس شخص کو اللہ نے جس مقام پر کھڑا کیا ہو اس کے کچھ واجبات مجھ پر عاید ہوتے ہیں انہیں مناسب طور پر ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔مثلاً سر شادی لال چیف جسٹس ہیں۔ بہت سے امور میں مجھے ان کے طرز و طریق سے اختلاف ہے۔ ان کی بعض کمزوریاں تو آشکار ہیں۔ میں ان کی عدالت میں پریکٹس کرتا ہوں۔ سال میں اوسطاً ایک مرتبہ میں چند منٹوں کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوآتا ہوں۔ ممکن ہے ان کو اس سے حیرت بھی ہوتی ہو کہ میں نہ ان کی خوشامد کرتا ہوں نہ کوئی غرض پیش کرتا ہوں۔ لیکن میں کسی خوف یا طمع کی وجہ سے ان کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتا۔ میرے دل میں کسی انسان کا خوف ہے نہ کسی سے کوئی طمع ہے۔ آپ میرے بچپن سے میرے ساتھ حسنِ سلوک کرتے رہے ہیں۔ میں اس کی قدر کرتا ہوں اور آپ کا ممنون ہوں۔ آپ نے مجھے آپ سے فائدہ پہنچنے سے متعلق جو کچھ لکھا اس سے مجھے خیال پیدا ہوا کہ میں خود اپنا امتحان کرلوں کہ کیا جیسے میں سمجھتا ہوں میرے دل میں آپ کا احترام آپ کے گذشتہ حسنِ سلوک کی وجہ سے اور والد صاحب کے دوست ہونے کی وجہ سے ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جسے میں احترام سمجھتا ہوں اس کی حقیقت آئندہ کے طمع کی خاطر خوشامد کی ہے۔ میں نے ایڈین کیسیز کا کام اس لئے بند کر دیا ہے کہ جلبِ منفعت کا پہلو ہمارے تعلقات سے خارج ہوجائے۔ اگر آئندہ بھی میرے جذبات آپ کے متعلق وہی رہیں جو اب تک ہیں تو میں سمجھ لوں گا کہ میرا اندازہ اپنے متعلق صحیح تھا۔ اور اگر ان میں فرق آ گیا تو میں سمجھوں گا میرا نفس مجھے فریب دیتا ہے۔ چوہدری صاحب نے میری بات خاموشی سے سنی اور جب میں ختم کر چکا تو صرف اتنا فرمایا:

''ظفراللہ خاں! کاش سب لوگ تمہاری طرح ہوں۔''

جب 1926ء کے انتخابات کا سلسلہ شروع ہوا تو معلوم ہوا کہ میرا مقابلہ چوہدری جہاں خانصاحب گورایہ کے ساتھ ہوگا۔ چوہدری صاحب ضلع سیالکوٹ کے ایک خوش خلق، مہمان نواز، بارسوخ زمیندار تھے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے رُکن ہونے کی وجہ سے ضلع بھر کے سرکردہ زمینداروں کے ساتھ ان کا متواتر میل جول اور باہم مشورہ رہتا تھا۔ ان کے رشتہ داری اور برادری کے تعلقات بھی بہت وسیع تھے۔ 1923ء میں چوہدری سر شہاب الدین صاحب کا مقابلہ کرنے کی وجہ سے انہیں انتخاب کے سلسلہ میں معتدبہ اخراجات برداشت کرنے پڑے تھے اس لئے انہیں یہ احساس ضرور ہوگا کہ انتخاب میں امیدوار کو بہت کچھ گرم سرد حالات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ ان کی طبیعت اس طرف مائل تھی کہ اگر آپس میں سمجھوتے کے ساتھ کسی فیصلے کی صورت پیدا ہوجائے تو یہ طریق مناسب ہوگا۔ اس انتخاب میں اگرچہ امیدوار تو میں تھا لیکن چوہدری جہان خاں صاحب جانتے تھے کہ میری تائید جس قدر ہوگی وہ میرے والد صاحب کے تعلقات اور رسوخ کی وجہ سے ہوگی۔ ضلع سیالکوٹ کے نارووال کے علاقے میں چوہدری فتح الدین صاحب ذیلدار مدّوکاہلوں ایک بارسوخ اور باتدبیر زمیندار تھے۔ انہوں نے کسی ملاقات کے دوران میں چوہدری جہان خانصاحب سے کہا کہ انتخاب کی سردردی کی بجائے کیوں نہ کوئی صورت سمجھوتے کی اختیار کرلی جائے۔ چوہدری صاحب نے فرمایا اگر آپ کے ذہن میں کوئی صورت ہو تو فرمائیں۔ چوہدری فتح الدین صاحب نے کہا قرعہ اندازی سے فیصلہ کرلیا جائے۔ چوہدری جہان خانصاحب نے فرمایا مناسب ہے۔ لیکن قرعہ اندازی ڈپٹی کمشنر صاحب کریں۔ چوہدری فتح الدین صاحب نے جواب میں کہا کہ اس میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔۔۔اس کے بعد چوہدری فتح الدین صاحب نے والد صاحب سے کہا۔ میں نے چوہدری جہان خانصاحب کو قرعہ اندازی پر رضامند کرلیا ہے آپ بھی رضامندی دیدیں والد صاحب فرمایا مجھے تو یہ طریق پسندیدہ معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن چونکہ آپ چوہدری جہان خاں صاحب کو اس طریق پر آمادہ کر چکے ہیں اور میرے انکار کر دینے سے آپ کی سبکی ہوگی اس لئے میں بھی رضامندی دے دیتا ہوں۔ چنانچہ والد صاحب نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ چوہدری جہان خاں صاحب کے ساتھ ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس جاکر قرعہ اندازی کرلو۔ میں نے جب مسٹر ہرن ڈپٹی کمشنر کے ساتھ ذکر کیا تو وہ بہت خوش ہوئے۔ ہم دونوں کو اپنے بنگلے پر بُلوایا دو دیا سلائی کی ڈبیہ خالی کر کے ایک میں میرے نام کا پُرزہ ڈال دیا اور دوسری میں چوہدری جہان خاں صاحب کے نام کا۔ اپنے جمعدار اردلی سے کہا ان میں سے ایک اٹھالو اور اس میں جو پرزہ ہے وہ نکالو جو پرزہ جمعدار نے نکالا اس پر میرا نام تھا لہٰذا چوہدری جہان خاں صاحب انتخاب سے دستکش ہوگئے۔

اس کے تھوڑا عرصہ بعد والد صاحب کی طبیعت ناساز ہوگئی حرارت کے ساتھ کھانسی رہنے لگی۔ والدہ صاحبہ کے اطلاع دینے پر میں ڈسکے گیا اور والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو لاہور لے آیا ڈاکٹر محمد یوسف صاحب نے معائنہ کیا اور WET PLURESY تشخیص کیا۔ بہت توجہ سے علاج کرتے رہے فَجَزَاھَا اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَآءِ۔ کچھ دن بعد پھیپھڑے سے پانی نکالا جس سے بفضل اللہ کچھ افاقہ ہوا لیکن پھر تکلیف بڑھنا شروع ہوگئی۔ اس مرحلے پر ڈاکٹر محمد یوسف صاحب کو بعض فرائض کی ادائیگی کے سلسلے میں شملے کا سفر پیش آ گیا۔ ان کی غیر حاضری میں ڈاکٹر یار محمد خان

صاحب علاج کرتے رہے۔ دو تین دن بعد پھر پانی نکالنے کی تجویز ہوئی۔ لیکن اب کی بار بجائے افاقے کے کمزوری بڑھنا شروع ہوگئی۔ 31/اگست منگل وار کی صبح کو بعد نمازِ فجر والدہ صاحبہ نے مجھے اپنا ایک خواب سنایا خواب کی تعبیر واضح تھی اور والدہ صاحبہ نے بھی یہی تعبیر بتائی کہ تمہارے والد جمعہ کا دن شروع ہوتے ہی فوت ہوجائیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ ابھی سے سب تیاری کرلی جائے۔ چنانچہ تفصیلی ہدایات دیں جن کی تعمیل کردی گئی۔ یہ دن ہم سب کے لئے سبق آموز بھی تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے نشانات کے ظاہر کرنے والے بھی تھے۔ دل درد سے پُر بھی تھا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر کلیتہً راضی بھی تھا۔ کچھ تفصیل ان ایام کی میری کتاب ''میری والدہ'' میں بیان کی گئی ہے۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ اور مجھے ہمت بھی نہیں پڑتی۔ والدہ صاحبہ کے خواب کے مطابق 2 ستمبر 1926ء بعد نمازِ مغرب جب اسلامی شمار سے جمعہ کا دن شروع ہی ہوا تھا ہم اس سراپا شفقت بزرگ ہستی کی ہدایت اور رفاقت سے محروم ہوگئے يَغۡفِرُاللّٰہُ لَہٗ وَیَجۡعَلُ الۡجَنَّۃَ الۡعُلۡیَا مَثۡوَاہُ۔ والدہ صاحبہ کی ہدایات کے مطابق سب انتظام ہوچکا تھا دو بجے شب ہم ان کے جنازے کو لے کر روانہ ہوئے طلوعِ آفتاب کے وقت قادیان پہنچے۔ اسی رات حضرت صاحب باوجود رستے کی خرابی کے ڈلہوزی سے قادیان تشریف لائے۔ 4 ستمبر 9 بجے صبح اپنے ناظر اعلیٰ کا جنازہ پڑھایا اور سلسلہ کے پہلے ناظر اعلیٰ مقبرہ بہشتی میں خاص صحابہ کے قطعہ میں دفن ہوئے۔

پنجاب کونسل کے انتخاب میں کامیابی

والد صاحب کی وفات کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ چوہدری اکبر علی خاں صاحب سکنہ کوٹلی نوناں تحصیل ڈسکہ انتخاب میں امیدوار ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ پہلے تو میں نے اس اطلاع کو باور نہ کیا۔ چوہدری صاحب کے میرے ساتھ خاندانی اور ذاتی بہت دوستانہ تعلقات تھے اور وہ میرے معاونین میں سے تھے بیشک ان کی طبیعت مزاح کی طرف مائل تھی لیکن یہ معاملہ سنجیدہ تھا اور بہرصورت انہیں کامیابی کی کوئی امید نہیں ہوسکتی تھی۔ معلوم ہوا کہ ان کا موقف یہ ہے کہ قرعہ اندازی سے فیصلہ کرنا کہ کون امیدوار ہو درست نہیں اور رائے دہندگان کو اپنی رائے کے اظہار کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ وہ تسلیم کرتے تھے کہ انہیں کامیابی کی توقع نہیں وہ یہ بھی تسلیم کرتے تھے کہ میرا انتخاب ہی مناسب ہوگا لیکن قرعہ اندازی کے طریق کو پسند نہ کرتے تھے۔ اصولاً تو ان کا مؤقف درست تھا اور جب وہ انتخاب میں حصہ لینے پر مصر تھے تو انہیں باز رکھنے کا کوئی طریقہ نہ تھا۔ وقت آنے پر انہوں نے درخواست دیدی۔ اس لئے انتخاب کی کارروائی لازم ہوگئی اور ہمیں انتخاب کا بکھیڑا جھیلنا پڑا۔ اس سے مجھے یہ فائدہ ضرور ہوا کہ ضلع سیالکوٹ کے سرکردہ زمیندار اصحاب کے ساتھ میرے ذاتی تعلقات مضبوط ہوگئے۔ انتخاب کی بھاگ دوڑ کے سلسلہ میں ایک لطیفے کا ذکر دلچسپی کا باعث ہوگا۔ ماجرہ کلاں کے ''سفید پوش'' چوہدری جہان خاں صاحب نے خواہش کی کہ میں ان کے ہمراہ ان کے گاؤں جاکر وہاں کے رائے دہندگان سے ملوں۔ چنانچہ ایک شام میں اور چوہدری قاسم علی خاں صاحب ذیلدار ان کے ہمراہ ان کے گاؤں گئے اور رات ان کے ہاں مہمان رہے۔ دوسری صبح انہوں نے دیہہ کے مالکان کو اپنے دیوان خانے میں بلالیا اور میرا ان سے تعارف کرایا اور میرے آنے کی غرض بیان کی اتنے میں ناشتہ آ گیا۔ میزبان نے فرمایا تمہارا وقت قیمتی ہے ناشتہ کرلیں گفتگو جاری رہے گی ناشتہ ختم ہوا تو مالکان دیہہ میں سے ایک نے مسکراتے ہوئے حاضرین سے کہا ''بھائیو میں تو کہتا ہوں پرچی (ووٹ) اسی چوہدری کو دینی چاہیئے''۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ رائے تو ہماری بھی یہی ہے لیکن تمہارے مشورے کی کوئی خاص وجہ ہے اس نے کہا'' وجہ یہ ہے کہ ہم سب زمیندار ہیں اور جب ہمیں بیل خریدنا ہوتا ہے تو علاوہ اور باتوں کے ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بیل چرنے (کھانے) میں کیسا ہے جو بیل اچھی طرح چرتا ہے وہ کلبہ رانی بھی خوب کرتا ہے۔ میں اس چوہدری کو کھاتے دیکھتا رہا ہوں یہ چرتا خوب ہے چلے گا بھی خوب''۔ اس پر ایک قہقہہ بلند ہوا اور ہنستے ہنستے محفل برخاست ہوئی۔ چوہدری اکبر علی صاحب صرف اتنا ادعا کرتے تھے کہ ان کی ضمانت ضبط نہیں ہوگی۔ انتخاب کا نتیجہ نکلا تو اس کے برعکس ان کی تائید میں آراء کی اس قدر کمی رہی کہ ان کا زرِ ضمانت ضبط ہوگیا۔

(تحدیثِ نعمت صفحہ 227 تا 231)

علاوہ ازیں اس کامیابی کے بعد آپ نے برصغیر ہند و پاک اور عالمی سطح پر جو خدمات سرانجام دیں ان کا احاطہ کرنا ناممکن ہے لیکن مختصراً ذکر کردیتا ہوں۔ تحدیثِ نعمت میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ قائداعظم نے 1929ء دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں نہرو رپورٹ کے جواب میں 14 نکات پیش کئے جو کہ تحریکِ پاکستان میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتے ہیں اس میں ایک علیحدہ مملکت ریاست کا ذکر قابلِ ستائش ہے۔ جو بعد میں 23 مارچ 1940ء میں قراردادِ پاکستان لاہور میں پیش کی گئی تھی۔ اور 2 مارچ کو مسلم لیگ کے اجلاس میں یہ پاس کی گئی تھی۔ آپ نے اسلامی ممالک کی آزادی کے لیے اقوامِ متحدہ میں بھرپور آواز اٹھائی اور ان کو آزادی دلوائی۔ کشمیر کے حوالے سے قضیہ کشمیر کا اقوامِ متحدہ کی مجلسِ امن میں بھرپور کیس لڑا اور ان کے حق میں ایک قرارداد پاس کروائی۔ آج بھی پاکستانی حکومت اسی حوالے سے ہر سال اقوام متحدہ کے اجلاس میں اس کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ آپ 1948ء سے 1956ء تک جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں بطور نمائندہ پاکستان پیش ہوتے رہے۔ 1962ء میں اقوام متحدہ کے 17ویں سالانہ اجلاس کی صدارت کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔ اس کے علاوہ اقوامِ متحدہ کی اسمبلی کے ایک خاص اجلاس کی بھی آپ نے صدارت فرمائی یہ جون 1963ء میں طلب کیا گیا تھا اور یہ چوتھا خاص اجلاس تھا جو ایک مسئلہ پر غور کرنے کے لیے طلب کیا گیا تھا۔ سابق وزیراعظم لیاقت علی خان کی تجویز تھی کہ میں پاکستان کے بطور چیف جسٹس سپریم کورٹ کا منصب سنبھالوں یا وزارتِ دفاع یا امورِ خارجہ۔ لیکن قائداعظم چاہتے ہیں کہ وزارتِ خارجہ کا قلمدان سنبھالوں لہٰذا قائداعظم کی خواہش پر آپ کو وزیرِ خارجہ مقرر کیا گیا اور آپ 1948ء تا 1954ء تک اس منصب پر قائم رہے۔ مزید براں آپ کو 1970ء میں عالمی عدالتِ انصاف (ہیگ ہالینڈ) کی صدارت کے لئے منتخب کیا گیا اور آپ کئی سال اس عدالت میں بطور جج بھی خدمات انجام دیتے رہے۔

چوہدری صاحب فرماتے ہیں:

نیست از فضل و عطائے او بعید
کور باشد ہر کہ از انکار دید
قادر است و خالق و ربّ مجید
ہر چہ خواہد مے کند عجزش کہ دید؟

اس کی قدرتوں کی انتہا نہیں۔ اس انتخاب سے 36 سال قبل میری والدہ صاحبہ مرحومہ نے ایک مبشر خواب دیکھا تھا جو ان کی وفات کے 32سال بعد اس انتخاب سے پورا ہوا۔ فالحمدللّٰہ۔

(تحدیثِ نعمت صفحہ 700)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

از صفحہ 2

بھی کہ مسجد بنائی ہے تو یہاں کیا ہوگا؟ آپ کے احساس و جذبات کیا ہیں؟ تو میرا یہی جواب تھا کہ ماحول کو پُرامن اور ایک دوسرے کے لئے محبت بھرے جذبات سے بھر کر اس دنیا کو جنت نظیر بنانا، ایک خدا کی عبادت کے ساتھ ساتھ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا اپنی زندگیوں میں اظہار کرکے دنیا کو امن، صلح اور آشتی کا گہوارہ بنانا، یہ اس کا مقصد ہے۔ پس اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اس مسجد کے ماحول میں، اس شہر میں، اس ملک میں محبت اور پیار کو فروغ دینے کا کام یہاں کے احمدیوں کی پہلے سے بڑھ کر ذمہ داری بن گئی ہے۔ یہ میڈیا کا آنا، انٹرویو لینا، اخبار، ریڈیو، ٹی وی وغیرہ کا مثبت انداز میں اس مسجد کی تعمیر کا ذکر کرنا پھر ہمیں، جیسا کہ مَیں نے کہا، مزید شکر گزاری کی طرف مائل کرتا ہے اور اس طرف ہی لے جانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قربانیوں کا بدلہ اس صورت میں بھی عطا فرمایا ہے کہ میڈیا کو توجہ پیدا ہوئی اور عموماً اچھے رنگ میں جماعت کا اور مسجد کا ذکر ہوا ہے۔

پس یہ دنیاوی سطح پر بھی جماعت کے مخلصین کی قربانیوں کا ذکر انہیں دوبارہ شکر گزاری کے مضمون کی طرف لوٹاتا ہے۔ اور پھر اس شکر گزاری کا حق ادا کرکے انسان اللہ تعالیٰ کے مزید انعامات سے فیض پاتا ہے۔ گویا یہ ایک ایسا فیض کا دائرہ ہے جو اپنے دائرے کے اندر ہی نہیں رہتا بلکہ لہروں کے دائرے کی طرح پھیلتا چلا جاتا ہے۔ آپ پانی میں کنکر پھینکیں یا کوئی چیز پھینکیں تو دائرہ بنتا ہے۔ چھوٹا دائرہ، بڑا دائرہ، بڑا دائرہ اور پھر وہ دائرہ پھیلتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اِس دائرے کی یہ بھی خوبی ہے کہ جب یہ دائرہ انتہا کو پہنچتا ہے تو ختم نہیں ہو جاتا بلکہ انسان کی زندگی میں اگر نیکیاں جاری ہیں تو دائرہ پھیلتا چلا جاتا ہے اور جب انسان کی زندگی ختم ہوتی ہے تو اگلے جہان میں خدا تعالیٰ اس میں مزید وسعت پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔ پس یہ مسجد اس کو آباد کرنے والوں کے لئے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کے سامان لے کر آئی ہے۔ اور ہر مسجد جو ہم تعمیر کرتے ہیں اُس کا یہی مقصد ہے۔ اُسے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کے سامان لے کر آنا چاہئے۔ اب ان فضلوں اور برکتوں کو سمیٹنا یہاں کے رہنے والوں کا کام ہے۔ جتنی محنت سے اس کو سمیٹنے کی کوشش کریں گے اسی قدر فیض پاتے چلے جائیں گے، یہاں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔ قرآنِ کریم میں مسجد کو آباد کرنے والوں کا ذکر اُس آیت میں ایک جگہ آیا ہے جو مَیں نے تلاوت کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یومِ آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔ اب اللہ پر ایمان کی شرط سب سے ضروری ہے جو پہلے رکھی گئی ہے۔ یہ ایمان صرف منہ سے کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کی اور مومن کی بعض نشانیاں بتائی ہیں۔ صرف اسلام میں شامل ہونا مومن نہیں بنا دیتا، جب تک مومنانہ اعمال بجالانے کی بھی کوشش نہ ہو۔ جب عرب کے دیہاتی آتے تھے اور انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا (الحجرات: 15) یہ نہ کہو کہ تم ایمان لے آئے ہو بلکہ یہ کہو کہ ہم نے ظاہری طور پر اسلام قبول کرلیا ہے، فرمانبرداری اختیار کرلی ہے۔ اور ایمان کی یہ نشانی بتائی کہ تم اللہ اور اُس کے رسول کی سچی اطاعت کرو۔

(خطبہ جمعہ 30 / ستمبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

کارکنان ایم ٹی اے گھانا کے رہائشی منصوبہ کا سنگِ بنیاد

رپورٹ: فہیم احمد خادم ۔نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن لندن۔ گھانا

خدا کے فضل سے ایم ٹی اے افریقہ دن دگنی اور رات چگنی ترقی کر رہا ہے۔ اس کے تحت وہاب آدم سٹوڈیو میں بننے والے پروگرام ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ دوسرے چینلز پر بھی دکھائے جا رہے ہیں، اس طرح تبلیغ اور تربیت کا سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔

اس ساری مساعی میں ایم ٹی اے کے کارکنان بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔بعض کارکنان کی رہائش کے لئے آس پاس کے علاقہ میں کرائے کے مکان لئے گئے ہیں جو ضرورت کے لئے ناکافی ہیں۔

موجودہ حالات میں ایم ٹی اے کے کارکنان کے لئے رہائش گاہ کی تعمیر ناگزیر ہوگئی تھی۔انہیں دن رات کام کرنا پڑتا ہے۔اس لئے بہتر ہے کہ انکی رہائش سٹوڈیو کے قریب ہو جس سے کام میں سہولت ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمارے حضور پرنور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر آن اپنی نصرت سے نوازے۔آمین آپ نے از راہ شفقت کارکنان کی سہولت کے لئے ایک نئے رہائشی منصوبے کی منظوری دی۔

مؤرخہ 31 مئی 2021ء کو مکرم ومحترم مولانا محمد بن صالح صاحب امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ گھانا نے بستانِ احمد، اکرا گھانا میں کارکنان ایم ٹی اے کے لئے نئے رہائشی منصوبے کا سنگِ بنیاد رکھا۔ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ایک اینٹ سنگِ بنیاد کے لئے بھجوائی۔آپ کی طرف سے مکرم امیر صاحب نے یہ اینٹ عمارت کی بنیاد میں نصب کی۔پھر مکرم فائز احمد صاحب آرکیٹیکچرل اسسٹنٹ، مکرم عمر سفیر صاحب ایم ٹی اے افریقہ کے ڈائریکٹر،حافظ مولوی اسماعیل ایڈوئی صاحب کوآرڈینیٹر ایم ٹی اے گھانا اور دیگر احباب نے بنیاد میں ایک ایک اینٹ رکھی۔

یہ عمارت تین منزلہ ہوگی۔ہر منزل پر تین فلیٹس یعنی کل نو فلیٹس ہوں گے۔ان میں سے چھ فلیٹ تین کمروں والے اور تین فلیٹ دو کمروں والے ہوں گے۔ان شاء اللہ۔

یہ عمارت بستان احمد میں زیرِتعمیر ہے جہاں جماعت احمدیہ گھانا کا جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا۔وہاب آدم سٹوڈیو اس مجوزہ عمارت سے قریباً 150میٹر کے فاصلہ پر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بھیجی گئی اینٹ کے نصب کرنے کے وقت حاضرین نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ کا وردجاری رکھا جو آپ نے کعبہ کی بنیاد رکھتے ہوئے پڑھی تھی۔

مکرم امیرو مشنری انچارج صاحب نے اظہارِ تشکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہمیں اینٹ موصول ہوئی ہے۔انہوں نے احباب جماعت سے کہا کہ ہمیں اپنے پیارے حضور کو دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ ان تمام افراد کو دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے کسی بھی رنگ میں اس کار خیر میں شمولیت کی ہے۔اس موقع پر انہوں نے مولانا عبد الوہاب بن آدم صاحب مرحوم،ڈائریکٹر صاحب ایم ٹی اے افریقہ اور موجودہ اور گزشتہ ایم ٹی اے کے کوآرڈینیٹرز کا ذکرِ خیر کیا۔اس تقریب کا اختتام مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کے ساتھ کروایا۔

اللہ تعالیٰ اس نئے منصوبے میں برکت عطا فرمائے اور اسے ایم ٹی اے کی نئی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔آمین

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بولٹن۔ برطانیہ

خواجہ ظہور احمد۔ بولٹن

مجلس انصار اللہ بولٹن کا سالانہ اجتماع مؤرخہ 19 جون 2021ء کو بذریعہ زوم منعقد ہوا۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت ریجنل زعیم اعلیٰ مکرم احسن احمد صاحب نے کی مہمان خصوصی ریجنل مربی مکرم محمد احمد خورشید صاحب تھے۔

تلاوت عہد اور نظم کے بعد مکرم مربی صاحب نے خطاب کیا۔

افتتاحی اجلاس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔

بعد ازاں نماز کے لیے وقفہ ہوا۔

اختتامی تقریب کی صدارت نیشنل قائد تعلیم القران انصار اللہ مکرم فضل احمد طاہر صاحب نے کی۔

تلاوت عہد اور نظم کے بعد مقابلہ جات کے درج ذیل نتائج کا اعلان کیا گیا:

مقابلہ تلاوت قرآن کریم

اول: مکرم نعیم احمد طاہر صاحب

دوم: مکرم سلطان محمد صاحب

مقابلہ نظم خوانی

اول: مکرم توصیف گوندل صاحب

دوم: مکرم نعیم احمد طاہر صاحب

مقابلہ تقریر

اول: مکرم عمران عزیز صاحب

دوم: مکرم عامر محمود صاحب

تعلیم القرآن کوئز

اول: مکرم مبشر احمد صاحب

بعد ازاں زعیم مجلس انصار اللہ بولٹن مکرم ظہور احمد صاحب نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔

آخر میں مکرم فضل احمد طاہر صاحب نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

پروگرام کی حاضری 26 انصار اور 5 مہمان کرام پر مشتمل رہی۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

سیمینار ۔ خلافت احمدیہ کی حفاظت

پیش کش نیشنل خدام الاحمدیہ یو ایس اے

اللہ کے فضل و کرم سے نیشنل خدام الاحمدیہ یو ایس اے کی طرف سے ایک پروگرام مؤرخہ 29 مئی 2021ء کو منعقد کیا گیا جس کا عنوان تھا ''خلافت احمدیہ کی حفاظت''۔ اس پروگرام کی صدارت محترم و مکرم امیر جماعت یو ایس اے مرزا مغفور احمد صاحب نے کی۔ اس پروگرام کا مقصد خدام الاحمدیہ یو ایس اے کو خلافت احمدیہ کا تعارف کروانا اور انکو خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق استوار کرنے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کے مقاصد کی یاد دہانی کروانا تھا۔ یہ پروگرام اللہ کے خاص فضل و کرم سے کامیاب رہا، اور 1055 شرکاء نے اس پروگرام کو زوم پر دیکھا-

پروگرام

اس پروگرام کا آغاز سورہ النور کی آیات 55 تا57 کی تلاوت سے ہوا، اسکے بعد ان آیات کا ترجمہ انگریزی زبان میں پیش کیا گیا، بعدازاں اردو نظم ''خلافت کے امین ہم ہیں'' پڑھی گئی- اس پروگرام کے پینل میں مکرم ابراہیم چوہدری صاحب ، مکرم ظافر احمد صاحب ، مکرم عثمان اعوان صاحب شامل تھے اور اس پروگرام کی میزبانی کے فرائض مکرم ذیشان احمد صاحب نے ادا کئے- اس پروگرام کے پینل نے جن موضوعات پر بات کی، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ خلافت اور آسمانی پیشگوئیوں کا آغاز۔
2۔ ایک سچے خدائی خلیفہ کی آسمانی گواہی اور مدد۔
3۔ خلیفہ کا مقام۔
4۔ خلافت کی اطاعت۔
5۔ خلیفہ کے معروف فیصلوں کی حقیقت۔
6۔ خلافت احمدیہ کا امتیاز دوسرے دنیاوی اداروں کے مقابلہ میں

پینل کے شرکاء نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کی تحریرات اور ان کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں سوالوں کے جوابات دیئے- اور حضرت خلیفۃ المسیح کی کلاسوں اور خطابات سے بہت سارے ویڈیو کلپ بھی دکھائے گئے۔

اختتامی خطاب

پروگرام کا اختتامی خطاب محترم امیر جماعت مرزا مغفور احمد صاحب کا تھا محترم امیر صاحب جماعت نے اپنے خطاب کا آغاز یہ کہہ کر کیا کہ احمدی مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں سب سے پہلے اس عظیم نعمت کو سمجھنے کی ضرورت ہے جو ہمیں خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ اس دنیا میں 7 ارب لوگوں میں سے صرف 100 ملین احمدی دنیا بھر میں خلافت کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب

نے ہومیو پیتھک علاج اور کریپٹو کرنسی کے متعلق جماعت کے ممبروں کے درمیان حالیہ بحثوں کی طرف توجہ مبذول کرواتے ہوئے فرمایا کہ یہ مباحثے نہ ہوتے اگر ہم نے واقعۃً اپنا خلافت سے مضبوط تعلق استوار کیا ہوتا۔

کریپٹو کرنسی کے بارے میں مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ وکالت تبشیر، اسلام آباد برطانیہ کی حالیہ رہنمائی ان احمدیوں کو متنبہ کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کے لیے ہے جو ایسی کرنسیوں میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں جب کہ ان سے غیر معمولی خطرات وابستہ ہیں۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے خود ممبروں کو متنبہ کیا کہ بہت سے لوگوں کو کریپٹو کرنسی کے کاروبار میں شامل ہونے سے نقصان اٹھانا پڑا ہے اور ان کا ماننا ہے کہ جو لوگ ابھی بھی اس میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں ان کو اس سے بھی زیادہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔

محترم امیر صاحب نے ایک اہم نکتہ کی طرف رہنمائی فرمائی کہ احمدیوں کو بیعت کے صحیح معنیٰ کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ بیعت میں داخل ہو کر، ہم نے اپنے آپ کو خلافت کے لیے بیچ دیا ہے۔ اور اب ہمیں اپنی زندگی خلافت کی رہنمائی سے گزارنی ہے اور اس معاشرے میں جہاں انفرادیت ہی سب کچھ ہے اور جہاں ہر کوئی صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے اور اجتماعیت کو پس پشت ڈال دیا ہے وہاں جب خلافت اجتماعیت اور خلیفہ کے حکم کے سرنگوں ہونے کا حکم دیتی ہے وہاں یہ آسان کام نہیں اور یہی آزمائش ہے اور اسی آزمائش پر پورا اتر کر ہم اللہ کی نظر میں حقیقی احمدی بن سکتے ہیں۔

محترم امیر صاحب نے مزید کہا کہ خدام الاحمدیہ خلافت کے ادارہ کو برقرار رکھنے اور ان کی حفاظت میں ایک عظیم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد خدام الاحمدیہ یو ایس اے کو ہدایت فرمائی کہ وہ نظام جماعت پر مبنی مزید پروگرام اور مباحثوں کا مزید انتظام کریں تا کہ خدام الاحمدیہ کے سوالات کے جوابات دیئے جا سکیں اور ان کو خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم رکھنے میں آسانی ہو۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

شرک

آج کل کی ترقی یافتہ بظاہر اعلیٰ تعلیم یافتہ دنیا میں بے شمار افراد اور قومیں شرک کی نجاست میں مبتلا ہیں ۔ خدا جو ہمارا خالق اور مالک ہے اور جس نے ہماری دینی و دنیاوی ترقی کے سامان مہیا کیے ہیں اس کے مقابل کسی ایسی ہستی کو کھڑا کرنا جو نہ ہمارا خالق اور مالک ہے۔اور خدا کی ہستی کو چھوڑ کر دنیا کے حکمرانوں اور مزاروں ، دیوتاؤں اور تثلیث کے عقائد کے سامنے سر جھکانا ایسا گناہ ہے جو اپنے پیدا کرنے والے رب سے یقیناً غداری اور بغاوت کا مجموعہ ہے۔اور خدا کے ہاں یقیناً شرک کی بہت بڑی ناقابل معافی سزا ہے۔

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

13جولائی2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:20	19:06
مدینہ منورہ	04:12	19:13
قادیان	03:55	19:36
ربوہ	03:35	19:16
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:33	21:14